# خورشیدِ فاران

در آئینہ تحریراتِ حضرت مجددِ زمانؒ

○

تالیف و ترتیب: مرزا محمد سلیم اختر

www.aaiil.org

# عنوانات

حرفِ آغاز ...... ۷

## طائرِ سدرہ نشیں ........ ۱۱

آنحضرت صلعم کا بلند مقام ــــ انسان کامل ــــ آئینہ صفات الٰہیہ ــــ عالی مرتبہ نبی ــــ مقبول نبی ــــ صاحبِ کرامت نبی ــــ قابلِ تعریف نبی ــــ آئینہ حق نما ــــ قابلِ فخر نبی ــــ کامل نمونہ ــــ جلالی نبی ــــ کمالات قدسیہ ــــ فہم و فراست ــــ فخرِ رسل ــــ مبارک نبی ــــ جامع کمالات نبی ــــ افضل الانبیاء ــــ اعلیٰ درجہ کا نور ــــ صاحبِ فیضان نبی ــــ فانی فی اللہ ــــ

## ختمِ نبوّت ........... ۲۹

خاتم کمالات نبی ــــ خاتم النبیّین ــــ صاحبِ خاتم ــــ ختمِ نبوّت کا مفہوم ــــ زندہ نبی ــــ حقیقی نجی ــــ قابلِ اتباع نبی ــــ بے نظیر نبی ــــ مدعی نبوّت کافر ہے ــــ

## جامِ طہور .......... ۳۷

شانِ احمد ــــ عشقِ محمد ــــ جمالِ محمد ــــ مجمع البحرین علم و معرفت ــــ سرورِ خاصانِ حق ــــ نورِ محمد ــــ نام اسکا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے ــــ

## نشیدِ حجاز .......... ۵۱

لَاشَکَّ اَنَّ مُحَمَّدًا اَخْیَرُ الْوَرٰی ــــ لَہٗ رُتْبَۃٌ فِیْہِ الْمَدَائِحُ تَحْصُرُ ــــ یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا ــــ

## عقائد .......... ۵۶

حضرت مسیح موعود کا عقیدہ

## غیرتِ عشق .......... ۶۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# حرفِ آغاز

اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب پاک میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلند مقام کا تذکرہ ان الفاظ میں فرمایا ہے۔ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی یہ وہ مقام ہے جس کی حقیقت کو فکرِ انسانی کی بلند پروازیاں چھو بھی نہیں سکتیں بلکہ انسان کے واہمہ کا بھی وہاں تک گذر نہیں واصلانِ بارگاہ الٰہی میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جو اس مقام تک رسائی رکھتا ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہو گا کہ خود خالق کائنات آپ کے مدحت گروں میں شامل ہے۔

آپ کے بے مثال حسن وجمال نے لاکھوں دلوں کو اپنا والہ وشیفتہ کیا ہے مگر مجددِ زمان حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؒ نے آپ کے بلند مقام کی جو تصویر کشی کی ہے تیرہ صد سالہ تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے آپ کو نہ ماننے والا جو چاہے کہے مگر خدارا ہمیں اتنا تو بتا دے کہ کس جگہ ایسی دلآویز تصویر آپ کے حسن وجمال کی کھینچی گئی ہے آئندہ صفحات پر پیش کی جانیوالی تحریرات کے مطالعہ کے بعد قاری اگر اسی نتیجے پر پہنچے جس کا اظہار ہم نے کیا ہے تو ایسے اصحاب سے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے کہ وہ اسلام کے اس فتح نصیب جرنیل اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے خلاف زبان طعن دراز کرنیوالوں سے اتنا کہہ دیں کہ جیسی مرزا صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی ہے اس جیسی مدح کہیں دکھا دو اگر وہ ایسا نہ کر سکیں تو ان کا انحراف اور کنارہ کشی ان تمام مطاعن کا جواب ہو گی جو وہ آئے دن آپ کی ذات پر لگاتے رہتے ہیں۔

شبان الاحمدیہ کی تنظیم نو کو ابھی چند ماہ ہی ہوئے ہیں پہلی میٹنگ میں ہی نوجوانوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ہمیں اپنے امام ہمام کے افکار ونظریات سے احبابِ جماعت کے علاوہ دوسرے احباب کو بھی روشناس کرانا

ہے اسلئے فوراً ایسا انتظام کرنا چاہیئے جس سے ہم جلد از جلد مختلف موضوعات پر امام زمان کی تحریرات ان کے اپنے الفاظ میں احباب تک پہنچا سکیں گذشتہ دنوں جو کچھ آپ کے خلاف لکھا گیا اس کا مقصد وحید یہ تھا۔ کہ آپ ختم نبوّت کے منکر ہیں "خورشیدِ فاران" ختم نبوت کے سلسلہ میں کئے جانے والے تمام اعتراضات کا مسکت جواب ہے اور آپ کے عشقِ رسول پر ایک زندہ برہان۔ اس سے ایک طرف اغیار کی غلط فہمیاں دور ہوں گی اور دوسری طرف نوجوان نسل کو اس بات سے آگاہی ہو گی کہ ان کا پیشوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاں نثار خادم اور آپ کا بے مثال عاشق تھا۔

میں جناب مرزا سلیم اختر صاحب فاضل مبلغ جماعت احمدیہ لاہور کو اپنا خراجِ تحسین پیش کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ انہوں نے شبان الاحمدیہ کی اشاعتی خواہشات کو عملی جامہ پہنانے میں دن رات کام کیا اور اس کتابچے کی تدوین و ترتیب انہی کی مساعی جلیلہ کی رہین منت ہے ہم اسے اپنی خوش نصیبی سمجھتے ہیں کہ ان کے اس قابلِ قدر تعاون کے باعث ہمیں دُوریٔ منزل کا احساس تک نہیں ہوا اور نہایت قلیل عرصہ میں یہ کٹھن کام بڑی آسانی سے تکمیل کو پہنچ گیا۔ کتاب کی اشاعت کے لئے معیاری کتابت، عمدہ کاغذ کی فراہمی، طباعت اور دیگر انتظامات کرنا بذاتِ خود نہایت مشکل اور محنت طلب مسائل ہوتے ہیں محترم صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کے بھرپور اور حوصلہ افزا تعاون نے ان تمام مشکلات کو ہمارے لئے آسان کر دیا۔ انہوں نے یہ سب کام اپنی علالت اور ڈاکٹری ہدایات کے علی الرغم خود سرانجام دئے بلکہ پروف ریڈنگ میں بھی ہماری مدد فرمائی یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب نہایت معیاری اور کتابت کی غلطیوں سے مبرا ہے۔

ہم حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب مصری کے بھی ممنون ہیں جنہوں نے "خورشیدِ فاران" کے مسودہ کو سُن کر اظہارِ خوشنودی فرمایا اور انجمن کو مالی امداد کے لئے چھٹی لکھی۔

آخر میں ان تمام معاونین کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے جن کے مالی تعاون سے عقیدت کے یہ پھُول ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نچھاور کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔ ہماری درخواست

پر مرکزی انجمن نے مبلغ ایک ہزار روپیہ مقامی جماعت لاہور نے چار صد روپیہ اور جماعت کراچی نے دو صد روپیہ بطور عطیہ عنایت فرمایا۔

شبان الاحمدیہ کے جملہ عہدیدار بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کے مخلصانہ تعاون نے ہمارے پروگرام کو کامیاب بنانے میں مدد دی فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

حفیظ الرحمٰن شیخ
صدر شبان الاحمدیہ مرکزیہ، دارالسلام ۵ عثمان بلاک
نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

# طائرِ سدرہ نشیں

"نبی کریمؐ کی فضیلت کلُ انبیاؑ پر میرے ایمان کا جُزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔"

# آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام

آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے درجۂ عالیہ کی شناخت کے لیے اس قدر لکھنا ضروری ہے کہ مراتب قرب و محبّت باعتبار اپنے روحانی درجات کے تین قسم پر منقسم ہیں سب سے ادنیٰ درجہ جو درحقیقت وہ بھی بڑا ہے یہ ہے کہ آتشِ محبّتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو گرم تو کرے اور ممکن ہے کہ ایسا گرم کرے کہ بعض آگ کے کام اس سے ہو سکیں لیکن یہ کسر باقی رہ جائے کہ اس متاثر میں آگ کی چمک پیدا نہ ہو اس درجہ کی محبت پر جب خدائے تعالیٰ کی محبت کا شعلہ واقع ہو تو اس شعلہ سے جس قدر رُوح میں گرمی پیدا ہوتی ہے اس کو سکینت و اطمینان اور کبھی فرشتہ و ملک کے لفظ سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔

دُوسرا درجہ محبت کا وہ ہے ..... جس میں دونوں محبتوں کے ملنے سے آتش محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو اسقدر گرم کرتی ہے کہ اس میں آگ کی صورت پر ایک چمک پیدا ہو جاتی ہے لیکن اس چمک میں کسی قسم کا اشتعال یا بھڑک نہیں ہوتی فقط ایک چمک ہوتی ہے جس کو رُوح القدس کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

تیسرا درجہ محبت کا وہ ہے جس میں ایک نہایت افروختہ شعلہ محبتِ الٰہی کا انسانی محبت کے مستعد فتیلہ پر پڑ کر اس کو افروختہ کر دیتا ہے اور اسکے تمام اجزا اور تمام رگ و ریشہ پر استیلاء پکڑ کر اپنے وجود کا اتم اور اکمل مظہر اس کو بنا دیتا ہے اور اس حالت میں آتشِ محبتِ الٰہی لوحِ قلبِ انسان کو نہ صرف ایک

چمک بخشتی ہے بلکہ معاً اس چمک کے ساتھ تمام وجود بھڑک اُٹھتا ہے اور اس کی لوئیں اور شعلے ارد گرد کو روزِ روشن کی طرح روشن کر دیتے ہیں اور کسی قسم کی تاریکی باقی نہیں رہتی اور پورے طور پر اور تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ وہ سارا وجود آگ ہی آگ ہو جاتا ہے اور یہ کیفیت جو ایک آتشِ افروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو رُوحِ امین کے نام سے بولتے ہیں کیونکہ یہ ہر یک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر یک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے کیونکہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتِ وحی ہے جس سے قوی تر وحی متصوّر نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلےٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی الٰہی کے انتہائی درجہ کی تجلّی ہے اور اس کو رَأیٰ مارَأیٰ کے نام سے بھی پکارا جاتا ہے کیونکہ اس کیفیّت کا اندازہ تمام مخلوقات کے قیاس اور گمان اور وہم سے باہر ہے اور یہ کیفیت صرف دُنیا میں ایک ہی انسان کو ملی ہے جو انسانِ کامل ہے جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہو گیا ہے اور دائرہ استعداداتِ بشریہ کا کمال کو پہنچا ہے اور وہ درحقیقت پیدائشِ الٰہی کے خطِ ممتد کی اعلیٰ طرف کا آخری نقطہ ہے جو ارتفاع کے تمام مراتب کا انتہا ہے حکمتِ الٰہی کے ہاتھ نے ادنیٰ سے ادنیٰ خلقت سے اور اسفل سے اسفل مخلوق سے سلسلہ پیدائش کا شروع کر کے اس اعلیٰ درجہ کے نقطہ تک پہنچا دیا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں محمدؐ ہے صلی اللہ علیہ وسلم جس کے معنے یہ ہیں کہ نہایت تعریف کیا گیا یعنی کمالاتِ تامّہ کا مظہر سو جیسا کہ فطرت کی رُو سے اس نبی کا اعلیٰ اور ارفع مقام تھا ایسا ہی خارجی طور پر بھی اعلیٰ وارفع مرتبہ وحی کا اس کو عطا ہوا اور اعلیٰ وارفع مقام محبت کا ملا۔

( توضیح مرام، صـ ۲۴ تا ۲۶ )

# انسانِ کامل

"پھر اس جگہ ایک اور نکتہ قابل یادداشت ہے اور وہ یہ کہ تیسری قسم کے لوگ بھی جن کا خدا تعالےٰ سے کامل تعلق ہوتا ہے اور کامل اور مصفّٰی الہام پاتے ہیں قبولِ فیوضِ الٰہیہ میں برابر نہیں ہوتے اور ان سب کا دائرہ استعداد فطرت باہم برابر نہیں ہوتا بلکہ کسی کا دائرہ استعدادِ فطرت کم درجہ پر وسعت رکھتا ہے اور کسی کا زیادہ وسیع ہوتا ہے اور کسی کا بہت زیادہ اور کسی کا اس قدر جو خیال و گمان سے برتر ہے اور کسی کا خدائے تعالیٰ سے رابطۂ محبت قوی ہوتا ہے اور کسی کا اقویٰ اور کسی کا اس قدر کہ دنیا شناخت نہیں کر سکتی اور کوئی عقل اس کے انتہا تک نہیں پہنچ سکتی اور وہ اپنے محبوبِ ازلی کی محبت میں اس قدر محو ہوتے ہیں کہ کوئی رگ و ریشہ ان کی ہستی اور وجود کا باقی نہیں رہتا اور یہ تمام مراتب کے لوگ بموجب آیت کُلٌّ فِی فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ اپنے دائرہ استعدادِ فطرت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکتے اور کوئی اُن میں سے اپنے دائرہ فطرت سے بڑھ کر کوئی نور حاصل نہیں کر سکتا اور نہ کوئی روحانی تصویر آفتابِ نورانی کی اپنی فطرت کے دائرہ سے بڑھ کر اپنے اندر لے سکتا ہے اور خدا تعالیٰ ہر ایک کی استعدادِ فطرت کے موافق اپنا چہرہ اس کو دکھا دیتا ہے اور فطرتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہو جاتا ہے اور کہیں بڑا جیسے مثلاً ایک بڑا چہرہ ایک آرسی کے شیشہ میں نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر وہی چہرہ ایک بڑے شیشہ میں بڑا دکھائی دیتا ہے مگر شیشہ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا چہرہ کے تمام اعضاء اور نقوش دکھا دیتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ چھوٹا شیشہ پورا مقدار چہرہ کا دکھلا نہیں سکتا سو جس طرح چھوٹے اور بڑے شیشہ میں یہ کمی بیشی پائی جاتی ہے اسی طرح خدا تعالےٰ کی ذات اگرچہ قدیم اور غیر متبدل ہے مگر انسانی استعداد کے لحاظ سے اس میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس قدر فرق نمودار ہو جاتے ہیں

کہ گویا اظہارِ صفات کے لحاظ سے جو زید کا خدا ہے اس سے بڑھ کر وہ خدا ہے جو بکر کا خدا ہے اور اس سے بڑھ کر وہ خالد کا خدا ہے مگر خدا تین نہیں خدا ایک ہی ہے صرف تجلّیاتِ مختلفہ کی وجہ سے اس کی شانیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں جیسا کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا خدا ایک ہی ہے تین خدا نہیں مگر مختلف تجلّیات کی رُو سے اُسی ایک خدا نے تین شانیں ظاہر ہو گئیں چونکہ موسیٰ کی ہمت صرف بنی اسرائیل اور فرعون تک ہی محدود تھی اس لیے موسیٰ پر تجلّی قدرتِ الٰہی اسی حد تک محدود رہی اور اگر موسیٰ کی نظر اس زمانہ اور آئندہ زمانوں کے تمام بنی آدم پر ہوتی تو توریت کی تعلیم بھی ایسی محدود اور ناقص نہ ہوتی جواب ہے۔

ایسا ہی حضرت عیسیٰ کی ہمّت صرف یہود کے چند فرقوں تک محدود تھی جو ان کے نظر کے سامنے تھے اور دُوسری قوموں اور آئندہ زمانہ کے ساتھ ان کی ہمدردی کا کچھ تعلّق نہ تھا اس لیے قدرتِ الٰہی کی تجلّی بھی اُن کے مذہب میں اُسی حد تک محدود رہی جس قدر اُن کی ہمّت تھی..... مگر جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اس کی نظر محدود نہ تھی اور اس کی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اس کے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی اس لیے قدرت کی تجلّیات کا پورا اور کامل حصہ اسکو ملا اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے کہ وہ صاحبِ خاتم ہے بجُز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا اور اس کی اُمّت کے لیے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔

حقیقۃ الوحی، ص ۲۵ تا ۲۹

# آئینۂ صفاتِ الٰہیّہ

○

چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم اپنی پاک باطنی اور انشراح صدری و عصمت و حیا و صدق و صفا و توکّل و وفا اور عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے اس لیے اللہ جلّ شانہٗ نے ان کو عطرِ کمالات خاصہ سے سب سے زیادہ معطّر کیا اور وہ سینہ اور دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لیے ایک نہایت صاف اور کشادہ اور وسیع آئینہ ہو سو یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف ایسے کمالاتِ عالیہ رکھتا ہے جو اس کی تیز شعاعوں اور شوخ کرنوں کے آگے تمام صحفِ سابقہ کی چمک کالعدم ہو رہی ہے۔

سرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۰-۲۱ حاشیہ

○

# عالی مرتبہ نبی

میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لیے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اسکو دیں وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذرّیتِ شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحیدِ حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتابِ ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منوّر رہ سکتے ہیں جبتک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

حقیقۃ الوحی، ص ۱۱۵، ۱۱۶

# مقبول نبی

انسانی فطرت شہادت دیتی ہے کہ جن نبیوں کی عام طور پر کروڑہا لوگوں میں قبولیت پھیل جاتی ہے اور دلوں میں ان کی نہایت درجہ محبت اور عظمت بیٹھ جاتی ہے اور نصرتِ الٰہی بارش کی طرح اُن پر برستی ہے وہ ہرگز جھوٹے نہیں ہوتے کیونکہ بدذات مفتری کو جو خدا پر افترا کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مجھے خدا کی طرف سے وحی ہوئی اور خدا نے مجھ سے کلام کیا حالانکہ نہ کوئی وحی اس پر نازل ہوئی اور نہ خدا نے کوئی اس سے کلام کیا اس قدر عزّت ہرگز نہیں دی جاتی جو شخص جائز رکھتا ہے جو ایسی عزّت مفتری کو بھی دی جاتی ہے اور ایسی مدد اور نصرت اور ایسے آسمانی نشان اس کذاب دجّال کو بھی ملتے ہیں جو خدا پر افترا کرتا ہے ایسا شخص دراصل خدا پر ایمان نہیں رکھتا اور دَرپردہ وہ دہریہ ہے یہی سچائی کی ایک زبردست دلیل ہے جو دُنیا کے تمام نبیوں سے زیادہ ہمارے سیّد و مولیٰ اور ہمارے محترم آقا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہے کیونکہ وہ اقبال اور عزّت اور خدا کی مدد اور نُصرت جو اُن کو ملی وہ کسی اور نبی کو حاصل نہیں ہوئی۔

(چشمہ معرفت ص۲ خاتمۃ الکتاب)

# صاحبِ کرامت نبی

ہم یقیناً جانتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا سب سے بڑا نبی اور سب سے زیادہ پیارا جناب محمدؐ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ دوسرے نبیوں کی اُمتیں ایک تاریکی میں پڑی ہوئی ہیں اور صرف گذشتہ قصّے اور کہانیاں اُن کے پاس ہیں مگر یہ اُمت ہمیشہ خدا تعالیٰ سے تازہ بہ تازہ نشان پاتی ہے لہٰذا اس امت میں اکثر عارف ایسے پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تعالیٰ پر اس درجہ کا یقین رکھتے ہیں کہ گویا اس کو دیکھتے ہیں اور دوسری قوموں کو خدا تعالےٰ کی نسبت یہ یقین نصیب نہیں لہٰذا ہماری رُوح سے یہ گواہی نکلتی ہے کہ سچّا اور صحیح مذہب صرف اسلام ہے..... سو اس کامل اور مقدس نبی کی کس قدر شان بزرگ ہے جس کی نبوّت ہمیشہ طالبوں کو تازہ ثبوت دکھلاتی رہتی ہے اور ہم متواتر نشانوں کی برکت سے اس کمال سے مراتب عالیہ تک پہنچ جاتے ہیں کہ گویا خدا تعالےٰ کو ہم آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں پس مذہب اسے کہتے ہیں اور سچّا نبی اسی کا نام ہے جسکی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آئے محض قصوں پر جن میں ہزاروں طرح کی کمی بیشی کا امکان ہے بھروسہ کر لینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے دنیا میں صدہا لوگ خدا بنائے گئے اور صدہا پرانے افسانوں کے ذریعہ سے کراماتی کر کے مانے جاتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ سچّا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

محمدؐ است امام و چراغِ ہر دو جہاں      محمدؐ است فروزندۂ زمین و زماں
خدا نگویمش از ترسِ حق مگر بخدا      خدا نما ست وجودش برائے عالمیاں

کتاب البریہ، صفحہ ۱۲۷-۱۲۹

# قابلِ تعریف نبی

یَں حلفاً کہتا ہوں کہ میرے دل میں اصلی اور حقیقی جوش یہی ہے کہ تمام محامد اور مناقب ... اور تمام صفاتِ جمیلہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف رجوع کروں میری تمام تر خوشی اسی میں ہے اور میری بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ خدا تعالےٰ کی توحید اور رسول کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم کی عزت دنیا میں قائم ہو مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ میری نسبت جس قدر تعریفی کلمات اور تمجیدی باتیں اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ یہ بھی درحقیقت آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم ہی کی طرف راجع ہیں اس لیے کہ مَیں آپکا غلام ہوں اور آپ ہی کے مشکوٰۃ نبوّت سے نور حاصل کرنیوالا ہوں اور مستقل طور پر ہمارا کچھ بھی نہیں اسی سبب سے میرا یہ پختہ عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے بعد یہ دعوٰی کرے کہ مَیں مستقل طور پر بلا استفاضہ آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم سے مامور ہوں اور خدا تعالےٰ سے تعلق رکھتا ہوں تو وہ مردود اور مخذول ہے۔

(الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۲ء)

# آئینہ حق نما

ہزاروں درُود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جسکے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کرکے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے جس کے بغیر کسی چیز نے نقشِ وجود نہیں پکڑا اور جس کے سہارے کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی وہ ہمارا سچا خدا بیشمار برکتوں والا ہے اور بیشمار قدرتوں والا اور بیشمار حسن والا اور احسان والا۔ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں۔ (نسیم دعوت صـ۱)

# قابلِ فخر نبی

ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو اس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوّت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں اس عقدے کو اس نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دُوسری قوموں کی طرح صرف قصّہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کرسکیں۔ کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دُوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم کے ذریعہ سے ہم پر ظاہر ہوگیا۔ (چشمہ معرفت صـ۱۰۹ خاتمۃ الکتاب)

# کامل نمونہ

○

مجھے سمجھایا گیا ہے کہ تمام رسولوں میں سے کامل تعلیم دینے والا اور اعلیٰ درجہ کی پاک اور پُر حکمت تعلیم دینے والا اور انسانی کمالات کا اپنی زندگی کے ذریعہ سے اعلیٰ نمونہ دکھلانیوالا صرف حضرت سیدنا ومولینا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

اربعین ص۳

# جلالی نبی

○

اے تمام وہ لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے تمام وہ انسانی رُوحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو میں پورے زور کے ساتھ آپ کو اس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا ہے اور ہمیشہ کی رُوحانی زندگی والا نبی اور جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی رُوحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا ہے کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمہ اور آسمانی نشانوں کے انعام پاتے ہیں۔

تریاق القلوب ص۱۱

○

# کمالاتِ قدسیہ

بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آں حضرتؐ کے کمالات قدسیہ سے شریک و مساوی نہیں ہو سکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آں حضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ براہین احمدیہ حصّہ سوم صـ۲۴۲

# فہم و فراست

ہمارے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی فراست اور فہم تمام اُمت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کی فہم اور فراست سے برابر نہیں۔ ازالہ اوہام حصّہ اول صـ۴۰۰

# فخرِ رُسل

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوّت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار، رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ و احمد مجتبےٰ صلّی اللہ علیہ وسلم ہے جس کے زیرِ سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی۔ سراج منیر صـ۸۲

# مبارک نبی

○

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسانِ کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دُنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اس کے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلّم ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو اگر یہ عظیم الشان نبی دُنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایّوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور ذکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں اگرچہ سب مقرب اور وجیہہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچّے سمجھے گئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

( اتمام الحجۃ صـ۲۸ )

# جامع کمالات نبی

بات یہ ہے کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلّم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں کیونکہ وہ وجود پاک جامع کمالات متفرقہ ہے پس وہ موسیٰ بھی ہے اور عیسیٰ بھی اور آدم بھی اور ابراہیم بھی اور یوسف بھی اور یعقوب بھی اسی کی طرف اللہ جل شانہٗ اشارہ فرماتا ہے فبھدٰھم اقتدہ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کرلے جو ہر یک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا پس اس سے ثابت ہے کہ تمام انبیاء کی شانیں آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمد کا نام صلے اللہ علیہ وسلّم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ محمد کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ صفاتِ خاصہ آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم میں جمع ہوں۔

( آئینہ کمالات اسلام صـ ۳۴۳ )

# افضل الانبیاء

میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو الگ کیا جاتا اور کُل نبی جو اس وقت تک گذر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم نے کی ہرگز نہ کر سکتے ان میں وہ دل وہ قوّت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سُوءِ ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افترا کریگا میں نبیوں کی عزّت و حرمت کرنا اپنے ایمان کا جزو سمجھتا ہوں لیکن نبی کریم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دُوں بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے۔ ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مل کر کسی سے ہو سکتا تھا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء (الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء)

# اعلیٰ درجہ کا نور

وہ اعلیٰ درجہ کا نُور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جبکا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیدالانبیاء سیدالاحیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں سو وہ نُور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اسکے تمام ہمرنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے تھے...... اور یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اتم طور پر ہمارے سیّد ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی نبی اُمّی صادق و مصدوق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔ (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۶۰)

# صاحب فیضان نبی

○

رُوحانی زندگی کے تمام جاودانی چشمے محض حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل دُنیا میں آئے ہیں یہی اُمت ہے کہ اگرچہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کی مانند خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہو جاتی ہے اور اگرچہ رسول نہیں مگر رسولوں کی مانند خدا تعالیٰ کے روشن نشان اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور رُوحانی زندگی کے دریا اس میں بہتے ہیں اور کوئی نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکے کوئی ہے کہ جو برکات اور نشانوں کے دکھلانے کیلئے مقابل میں کھڑا ہو کر ہمارے اس دعوٰی کا جواب دے۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۲۲۴)

# فانی فی اللہ

○

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دُنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سُنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دُعائیں ہی تھیں جنھوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں اللّٰھم صلّ وسلّم وبارك علیه وآله بعدد همه وغمه وحزنه لھذہ الامة وانزل علیه انوار رحمتك الی الابد۔ (برکات الدعا ص۵)

○

# ختمِ نبوّت

"اس پر تمام نبوّتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا بھی چاہیے تھا کیونکہ جس چیز کیلئے ایک آغاز ہے اس کے لیے ایک انجام بھی ہے"

# خاتم کمالات نبی

اسجگہ پر یاد رکھنا چاہیے کہ مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترا عظیم ہے ہم جس قوت یقین معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصّہ بھی وہ نہیں مانتے اور انکا ایسا ظرف ہی نہیں ہے وہ اس حقیقت اور راز کو جو خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کی ختمِ نبوّت میں ہے سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ اُنہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں وہ نہیں جانتے کہ ختمِ نبوّت کیا ہوتا ہے اور اسس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے مگر ہم بصیرت تام سے (جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ہم پر ختمِ نبوّت کی حقیقت کو ایسے طور پر کھول دیا ہے کہ اس عرفان کے شربت سے جو ہمیں پلایا گیا ہے ایک خاص لذّت پاتے ہیں جس کا اندازہ کوئی نہیں کر سکتا بجز ان لوگوں کے جو اسس سرچشمہ سے سیراب ہوں دُنیا کی مثالوں میں سے ہم ختمِ نبوّت کی مثال اس طرح پر دے سکتے ہیں کہ جیسے چاند ہلال سے شروع ہوتا ہے اور چودھویں تاریخ پر آکر اسس کا کمال ہو جاتا ہے جبکہ اسے بدر کہا جاتا ہے اسی طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کمالاتِ نبوّت ختم ہو گئے۔

( الحکم، ۳۱ جولائی ۱۹۰۴ء )

# خاتم النبیّین

○

کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا اور آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا متبع نہیں بن سکتا جبتک آں حضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کو خاتم النبیّین یقین نہ کرے جبتک ان محدثات سے الگ نہیں ہوتا اور اپنے قول اور فعل سے آپ کو خاتم النبیّین نہیں مانتا کچھ نہیں۔ (الحکم، ۱۰ اگست ۱۹۰۲ء)

# صاحبِ خاتم

○

اللہ جلشانہٗ نے آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کو صاحبِ خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لیے مُہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا یعنی آپ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ رُوحانی نبی تراش ہے اور یہ قوّتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ علماء اُمتی کا نبیاء بنی اسرائیل یعنی میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

(حقیقۃ الوحی حاشیہ صفحہ ۹۷)

# ختمِ نبوّت کا مفہوم

○

تمام نبوّتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوّتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لیے اس نبوّت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیے تھا کیونکہ جس چیز کے لیے ایک آغاز ہے اس کے لیے ایک انجام بھی ہے۔ (الوصیت، صفحہ ۱۲)

○

# زندہ نبی

نوعِ انسان کے لیے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کیساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دُنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا۔ (کشتی نوح، ص۱۳)

# حقیقی منجّی

میں قرآن اور احکام قرآنی کی خدمت اور آں حضرت کے پاک مذہب کی خدمت کے واسطے کمربستہ ہوں اور جان تک میں نے اپنی اسی راہ میں لگادی ہے اور میرا یقین کامل ہے کہ قرآن کے سوا جو کامل اکمل اور مکمل کتاب ہے اور اس کی پوری اطاعت اور بغیر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے نجات ممکن ہی نہیں اور قرآن میں کمی بیشی کرنیوالے اور آں حضرتؐ کی اطاعت کا جوا اپنی گردن سے اُتارنے والے کو کافر اور مُرتد یقین کرتا ہوں۔ (الحکم ۱۸؍جون ۱۹۰۸ء)

# قابلِ اتباع نبی

○

خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اسکے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۳۲۴)

# بے نظیر نبی

○

أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّ الدِّينَ هُوَ الْإِسْلَامُ وَأَنَّ الرَّسُولَ هُوَ الْمُصْطَفَى السَّيِّدُ الْإِمَامُ رَسُولٌ أُمِّيٌّ أَمِينٌ فَكَمَا أَنَّ رَبَّنَا أَحَدٌ يَسْتَحِقُّ الْعِبَادَةَ وَحْدَهُ فَكَذَٰلِكَ رَسُولُنَا الْمُطَاعُ وَاحِدٌ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ وَلَا شَرِيكَ مَعَهُ وَأَنَّهُ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ۔

منن الرحمان ص ۲۰

میری طرف وحی کی گئی ہے کہ سچا دین صرف اسلام ہے اور سچے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سردار اور امام ہیں جو اُمّی اور امین ہیں پس جیسے خدا تعالیٰ اکیلا ہی عبادت کا مستحق ہے اسی طرح ہمارے مطاع رسول بھی یکتا ہیں ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور انکا کوئی شریک نہیں ہے اور وہ خاتم النبیین ہیں۔

○

# مُدّعی نبوت کافر ہے

ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوّت کا دعویٰ کرے اور آں حضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دامنِ فیوض سے اپنے تئیں الگ کر کے اور اس پاک سرچشمہ سے جُدا ہو کر آپ ہی براہِ راست نبی اللہ بننا چاہتا ہے تو وہ مُلحد و بے دین ہے اور غالباً ایسا شخص اپنا کوئی نیا کلمہ بنائے گا اور عبادات میں کوئی نئی طرز پیدا کرے گا اور احکام میں کچھ تغیّر و تبدل کر دے گا پس بلاشبہ وہ مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے اور اس کے کافر ہونے میں کچھ شک نہیں۔

(انجام آتھم صفحہ ۲۷، ۲۸ حاشیہ)

# جامِ طہور

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

# شانِ احمدؐ

○

شانِ احمدؐ را کہ داند جز خداوندِ کریم
آں چناں از خود جدا شد کز میاں اُفتاد میم

زاں نمط شُد محوِ دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکرِ اُو شُد سراسر صورتِ ربِّ رحیم

گرچہ منسوبم کند کس سُوئے الحاد و ضلال
چوں دلِ احمدؐ نمے بینم دِگر عرشِ عظیم

منّت ایزد کہ من بر رغم اھلِ روزگار
صد بلا را میخرم از ذوق آں عین النعیم

از عنایاتِ خدا و زفضل آں دادارِ پاک
دشمنِ فرعونیانم بہرِ عشق آں کلیم

دَرَرہِ عشقِ محمدؐ ایں سر و جانم رود
ایں تمنّا ایں دُعا ایں در دلم عزمِ صمیم

(توضیح مرام)

ترجمہ:- نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلّم کی شان کو خدا تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا وہ اپنے آپ سے اس طرح جُدا ہو گئے کہ میم درمیان سے گِر گیا۔

آپ اپنے محبوب میں اس طرح فنا ہو گئے کہ کمال اتحاد کے باعث آپکا وجود رب رحیم کی صورت بن گیا۔

خواہ مجھے کوئی الحاد اور گمراہی کی طرف منسوب کرے۔ مگر میں احمدؐ کے دل جیسا کوئی عرش عظیم نہیں دیکھتا

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ میں دُنیاداروں کے علی الرغم اس نعمتوں کے چشمہ کا مزہ حاصل کرنے کے لیے ہزاروں دُکھ خرید رہا ہوں۔

اللہ کے احسان سے میں اس کلیم کی خاطر فرعون صفت لوگوں کا دشمن ہوں

میری تمنّا، دُعا اور پختہ ارادہ ہے کہ آپ کے عشق و محبت میں میرے سر و جان قربان ہوں۔

○

# عشقِ محمدؐ

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار — کآخر کنند دعوائے حُبِّ پیمبرم
بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم — گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم
ہر تار و پود من بسرائد بعشقِ اُو — از خود تہی و از غمِ آں دلستاں پُرم
جانم فدا شود برہِ دینِ مصطفےٰ — ایں است کامِ دل اگر آید میسّرم

(ازالہ اوہام حِصّہ اوّل)

ترجمہ:۔ اے دل تو ان مخالفت کرنیوالوں کا لحاظ کر کہ آخر وہ بھی میرے پیغمبر صلّے اللہ علیہ وسلّم کی محبّت کا دعوٰی کرتے ہیں۔

مَیں عشقِ الٰہی کے بعد محمد رسول اللہ صلعم کے عشق میں مخمور ہوں اگر اس بات کا نام کفر ہے تو بخدا مَیں سخت کافر ہوں۔

آپ کا عشق میرے وجود کے رَگ وپے میں سرایت کر چکا ہے مَیں اپنے آپ سے خالی اور اس محبُوب کے غم سے پُر ہُوں۔

میری جان محمد مصطفےٰ صلعم کی راہ میں قربان ہو یہ میرے دل کا مدّعا ہے کاش یہ بات مجھے میسّر آجائے۔

# جمالِ محمدؐ

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثارِ کوچۂ آلِ محمدؐ است

دیدم بعینِ قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ زبحرِ کمالِ محمدؐ است

ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدؐی ست
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

(اخبار ریاض ہند یکم مارچ ۱۸۸۴ء)

ترجمہ:۔ میرے جان و دل محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے حُسن و جمال پر فدا ہیں اور میری خاک آپؐ کے کوچہ پر قربان ہے۔

مَیں نے دل کی آنکھ سے دیکھا اور گوشِ ہوش سے سُنا کہ ہر جگہ نبی کریمؐ کے جمال کی آواز آ رہی ہے۔

معارف و حقائق کا چشمۂ رواں جو مَیں مخلوق کو دے رہا ہوں یہ نبی کریمؐ کے کمالات کے سمندر کا ایک قطرہ ہے۔

میری یہ آگ آپؐ کی محبت کی آگ کا ایک حِصّہ ہے اور میرا یہ پانی آپ کے شیریں پانی سے حاصل کیا ہوا ہے۔

# مجمع البحرین علم و معرفت

○

در دلم جوشد ثنائے سرورے — آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے
آنکہ جانش عاشقِ یارِ ازل — آنکہ روحش واصلِ آں دلبرے
آنکہ در برّ و کرم بحرِ عظیم — آنکہ در لطفِ اتم یکتا دُرے
آنکہ در جُود و سخا ابرِ بہار — آنکہ در فیض و عطا یک خاورے
آں رُخِ فرّخ کہ یک دیدار او — زشت رُو را میکند خوش منظرے
آں دلِ روشن کہ روشن کردہ است — صد درونِ تیرہ را چوں اخترے
احمدِ آخر زماں کز نورِ اُو — شُد دلِ مردم زخورِ تاباں ترے

ترجمہ :- میرے دل میں اس سردار کی ثنا جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ہمسر نہیں رکھتا۔
جس کی جان اللہ تعالےٰ کی عاشق ہے اور جس کی رُوح اُس دلبر سے واصل ہے۔
جو نیکی اور بزرگی میں ایک عظیم سمندر ہے اور جو کمالِ لُطف میں نایاب موتی ہے۔
جو جود و سخا میں بارانِ بہار ہے اور فیض و بخشش میں ایک سُورج ہے۔
اس کا چہرہ ایسا مبارک ہے کہ اُس کا ایک دفعہ دیکھ لینا بدصورت کو حسین بنا دیتا ہے۔
وہ ایسا روشن دل ہے جس نے سینکڑوں سیاہ دلوں کو ستارہ کی طرح روشن کر دیا ہے۔
اسکا نامِ نامی احمد آخرِ زمان ہے جس کے نور سے مُردہ دل سُورج سے بھی زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔

از بنی آدم فزوں تر در جمال — وز لآلی پاک تر در گوہرے
بر لبش جاری ز حکمت چشمۂ — در دلش پُر از معارف کوثرے
کرد ثابت بر جہاں عجز بتاں — وانمودہ زورِ آں یک قادرے
خواجۂ و مر عاجزاں را بندۂ — بادشاہ و بیکساں را چاکرے
آں ترحمہا کہ خلق از وے بدید — کس ندیدہ در جہاں از مادرے
حُسنِ رویش بہ ز ماہ و آفتاب — خاکِ کویش بہ ز مشک و عنبرے
منکہ از حُسنش ہمے دارم خبر — جاں فشانم گر دہد دل دیگرے
مے پریدم سُوئے کوئے او مدام — من اگر میداشتم بال و پرے

ترجمہ:۔ وہ تمام بنی آدم سے حُسن و جمال میں بڑھ کر ہے اور اصل کے لحاظ سے موتیوں سے بھی پاک تر ہے۔
اس کے لبوں سے حکمت کا چشمہ رواں ہے۔ اور اس کے دل میں معارف کا ایک کوثر ہے۔
اس نے دُنیا پر بتوں کا درماندہ ہونا ظاہر کر دیا اور خدائے قادر کی قوت کو نمایاں کر دیا ہے۔
وہ آقا ہو کر عاجزوں کی غلامی کرنیوالا ہے اور بادشاہ ہو کر بیکسوں کا خدمت گذار ہے۔
مخلوق نے جو رحمت و شفقت آپ سے دیکھی ہے کسی نے اپنی ماں سے بھی اس دنیا میں نہیں دیکھی۔
وہ آفتاب و ماہتاب سے بھی حسین تر ہے۔ اور اس کے کوچہ کی خاک مشک و عنبر سے بڑھ کر ہے۔
مَیں اس کے حُسن و جمال سے پوری طرح آگاہ ہوں۔ اور اسپر اپنی جان نثار کرتا ہوں جبکہ دوسرا صرف دل ہی دیتا ہے۔
اگر مجھے بال و پر عطا ہوتے تو مَیں ہمیشہ آپ کے کوچہ کی طرف محوِ پرواز رہتا۔

اُمّی و در عِلم و حِکمت بے نظیر — زیں چہ باشد حجتے روشن ترے
ختم شُد بر نفسِ پاکش ہر کمال — لاجرم شُد ختم ہر پیغمبرے
مجمع البحرین علم و معرفت — جامع الاسمین ابرو خاورے
جائے او جائیکہ طیرِ قدس را — سوزد از انوارِ آں بال و پرے
او چہ میدارد بمدح کس نیاز — مدح اُو خود فخرِ ہر مدحت گرے
ہست او در روضۂ قدس و جلال — و ز خیالِ مادحاں بالا ترے

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ اول)

وُہ اُمّی ہے مگر علم و حکمت میں اپنی نظیر نہیں رکھتا اس سے بڑھکر آپکی صداقت پر اور کونسی دلیل ہوسکتی ہے۔

اُس کے نفسِ پاک پر ہر کمال ختم ہوگیا ہے اور بیشک وہ نبیوں کا ختم کرنے والا ہے۔

وُہ علم و معرفت کا مجمع البحرین ہے اور بادل اور سُورج دونوں ناموں کا جامع ہے۔

اس کا مقام وہ ہے کہ طائر قدس کے بال و پر بھی اس کے انوار کی وجہ سے جلتے ہیں۔

اُسے کسی کی مدح وثنا کی کیا حاجت ہے۔ اُس کی مدح وثنا تو ہر مدحت گر کے لیے وجہِ فخر ہے۔

وہ پاکیزگی اور جلال کے باغ میں سکونت پذیر ہے اور مدحت گروں کے خیالات سے بہت بالا ہے۔

# سرورِ خاصانِ حق

چوں زمن آید ثنائے سرورِ عالی تبار — عاجز از مدحش زمین و آسمان و ہردو دار
آں مقامِ قرب کو دارد بدلدارِ قدیم — کس نداند شانِ آں از و اصلانِ کردگار
سرورِ خاصانِ حق شاہِ گروہ عاشقاں — آنکہ روحش کردطے ہر منزلِ وصلِ نگار
آنکہ دارد قربِ خاص اندر جنابِ پاکِ حق — آنکہ شانِ اُو نہ فہمد کس ز خاصانِ کبار
صدرِ بزمِ آسمان و حجۃ اللہ بر زمیں — ذاتِ خالقِ را نشانے بس بزرگ و استوار
ہر رگ و تارِ وجودش خانۂ یارِ ازل — ہردم و ہر ذرہ اش پُر از جمالِ دوستدار
ہست او از عقل و فکر و وہم مردم دُور تر — کے مجالِ فکرتا آں بحرِ ناپیدا کنار

ترجمہ: مجھ سے اس عالی قدر سردار کی ثنا کس طرح ہو سکے جس کی مدح سے زمین و آسمان اور دونوں جہان عاجز ہیں۔

وہ مقامِ قرب جو اُسے اللہ کے ہاں حاصل ہے اس کی کیفیت کو واصلانِ بارگاہِ الٰہی میں سے کوئی بھی نہیں جانتا۔

وہ خاصانِ حق کا سردار ہے اور عشاق کا بادشاہ ہے جس نے وصلِ محبوب کی ہر منزل کو طے کر لیا ہے۔

وہ مقامِ قرب جو اُسے اللہ کی جناب میں ہے اس کی شان و عظمت کو خواص اور بزرگ بھی نہیں جانتے۔

وہ بزمِ آسمانی کا صدر اور زمین پر اللہ کی حُجّت ہے اور خدا تعالیٰ کی ہستی کا عظیم الشان نشان ہے۔

اسکے وجود کا ہر رگ و ریشہ خدا تعالیٰ کا گھر ہے اور اسکا ہر سانس اور ہر ذرہ خدا تعالیٰ کے نور سے منوّر ہے۔

وہ انسان کے عقل و فکر اور وہم سے بالا ہے فکر کی کیا مجال کہ اس بحرِ ناپیدا کنار تک پہنچ سکے۔

روحِ او در گفتنِ قولِ بلیٰ اول کسے
آدم توحید و پیش از آدمش پیوند یار

کشتۂ قوم و فدائے خلق و قربانِ جہاں
نے بجسم خویش میلش نے بنفسِ خویش کار

یا نبی اللہ توئی خورشید رہ ہائے ہُدیٰ
بے تو نارد رو براہے عارفِ پرہیزگار

زندہ آں شخصے کہ نوشد جرعۂ از چشمہ ات
زیرک آں مردیکہ کرد است اتباعت اختیار

بے تو ہرگز دولتِ عرفاں نمے یابد کسے
گرچہ میرد در ریاضت ہا و جہدِ بیشمار

یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ موئے توام
وقف راہِ تو کُنم گر جاں دہندم صد ہزار

دل اگر خوں نیست از بہرت چہ چیزست آں دلے
ور نثارِ تو نگردد جاں کجا آید بکار

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیح ناصری شُد از دمِ اُو بیشمار

تاجدارِ ہفت کشور آفتابِ شرق و غرب
بادشاہ ملک و ملت ملجاءِ ہر خاکسار

اسکی روح قولِ بلیٰ کہتے ہیں سب سے اول ہے وہ توحید کا آدم ہے اور آدم کی تخلیق سے قبل اسکا تعلق اللہ تعالےٰ سے تھا۔
وہ کُشتۂ قوم فدائے خلق اور اہلِ دُنیا پر قربان تھا اُسے اپنے جسم و جان سے کوئی کام نہ تھا۔
اے نبی اللہ آپ ہی ہدایت کی راہوں کے سُورج ہیں آپکے بغیر کوئی عارف اور پرہیزگار ہدایت نہیں پاسکتا۔
وہ شخص جس نے آپکے چشمہ سے ایک گھونٹ پانی پی لیا وہ زندہ ہے اور وہ شخص عقلمند ہے جس نے آپ کی اتباع اختیار کی۔
آپکے بغیر کوئی شخص دولتِ عرفان حاصل نہیں کرسکتا خواہ وہ ریاضت اور جدّ و جُہد کرتا ہوا مر بھی جائے۔
اے نبی اللہ مَیں تو آپکے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے لاکھ جانیں ملیں تو مَیں انہیں آپکی راہ میں وقف کردُوں۔
اگر دل آپ کیلئے خون نہیں ہوتا تو اُس کی حقیقت ہی کیا ہے اور جو جان آپ پر قربان نہ ہو وہ کسی کام کی نہیں
مَیں آپکے چاہِ ذقن میں کئی لاکھ یوسف دیکھ رہا ہوں اور بیشمار مسیح ناصری آپ کے دم سے پیدا ہو رہے ہیں۔
آپ ہفت اقلیم کے شہنشاہ اور مشرق و مغرب کے سُورج ہیں ملک و ملت کے بادشاہ اور ہر خاکسار کی جائے پناہ ہیں۔

# نورِ محمدؐ

عجب نوریست در جانِ محمدؐ | عجب لعلیست در کانِ محمدؐ
زظلمتہا دلے آنگہ شود صاف | کہ گردد از محبانِ محمدؐ
ندانم ہیچ نفسے در دو عالم | کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ
خدا زاں سینہ بیزارست صد بار | کہ ہست از کینہ دارانِ محمدؐ
خدا خود سوزد آں کرم دنی را | کہ باشد از عدوّانِ محمدؐ
اگر خواہی نجات از مستیٔ نفس | بیا در ذیلِ مستانِ محمدؐ
اگر خواہی دلیلے عاشقش باش | محمد ہست برہانِ محمدؐ
دریں راہ گر کُشندم ور بسوزند | نتابم رو ز ایوانِ محمدؐ

ترجمہ:- محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان میں عجیب نور ہے اور آپ کی کان میں عجیب و غریب لعل ہے۔
دل ظلمتوں سے اسوقت صاف ہوتا ہے جب وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے محبت کرنیوالوں میں شامل ہوتا ہے۔
میں دونوں جہاں میں کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھتا جو آپ ایسی شان رکھتا ہو۔
خدا اس سینہ سے بیزار ہے جو محمد صلے اللہ علیہ وسلّم سے کینہ رکھتا ہے۔
خدا خود اس ذلیل کیڑے کو جلا دیتا ہے جو آپ کے دشمنوں میں سے ہو۔
اے مخاطب اگر تو نفس کی مستی سے نجات چاہتا ہے تو محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے مستانوں میں آجا۔
اگر تو کوئی دلیل چاہتا ہے تو آپکا عاشق بن جا کیونکہ محمد صلّے اللہ علیہ وسلّم اپنی دلیل آپ ہیں۔
اس راہ میں اگر میں قتل کر دیا جاؤں یا جلا دیا جاؤں تو بھی آپ کی بارگاہ سے مُنہ نہ موڑوں گا۔

بسے سہلست از دُنیا بریدن — بیادِ حُسن و احسانِ محمدؐ
دگر استاد را نامے ندانم — کہ خواندم در دبستانِ محمدؐ
بدیگر دلبرے کارے ندارم — کہ ہستم کشتۂ آنِ محمدؐ
دلِ زارم بہ پہلویم مجوئید — کہ بستیمش بدامانِ محمدؐ
من آں خوش مرغ از مرغانِ قدسم — کہ دارد جا بہ بستانِ محمدؐ
دریغا گر دہم صد جاں دریں راہ — نباشد نیز شایانِ محمدؐ
الا اے دشمنِ نادان و بے راہ — بترس از تیغِ بُرّانِ محمدؐ
کرامت گرچہ بے نام و نشان است — بیا بنگر ز غلمانِ محمدؐ

(آئینہ کمالاتِ اسلام)

محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے حُسن و احسان کو یاد کر کے دُنیا سے قطع تعلق کر لینا نہایت آسان ہے۔
مَیں کسی اور اُستاد کا نام نہیں جانتا۔ کیونکہ مَیں محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کے مدرسہ میں پڑھا ہوں۔
کسی دُوسرے محبوب سے میرا کوئی تعلق نہیں مَیں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ناز و ادا کا مقتول ہوں۔
میرے دلِ زار کو میرے پہلو میں تلاش نہ کرو کیونکہ مَیں نے اُسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے باندھ دیا ہے۔
مَیں طائرانِ قدس میں سے وہ پرندہ ہوں جس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلّم کے باغ میں بسیرا کر لیا ہے۔
اگر سو بار بھی مَیں اس راستہ میں جان قربان کروں تو مجھے افسوس ہو گا کہ یہ قربانی محمد صلعم کے شایانِ شان نہیں۔
اے نادان اور گمراہ دشمن ہوشیار ہو جا اور آپ کی تیغ بُرّاں سے ڈر جا۔
اگرچہ کرامت کا نام و نشان اب نہیں ملتا مگر آ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں اسکا مشاہدہ کرلے۔

# نام اُسکا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے
پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے — اس پر ہر اک نظر ہے بدرالدجیٰ یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے — وہ طیب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے
اس نُور پر فدا ہوں اسکا ہی مَیں ہوا ہے — وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم)

# نشیدِ حجاز

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّکَ دَائِمًا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

# لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى

يَا لَلْفَتٰى مَا حُسْنُهٗ وَ جَمَالُهٗ ○ رَيَّاهُ يُصْبِى الْقَلْبَ كَالرَّيْحَانِ

وَجْهُ الْمُهَيْمِنِ ظَاهِرٌ فِىْ وَجْهِهٖ ○ وَ شُؤُوْنُهٗ لَمَعَتْ بِهٰذَا الشَّانِ

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهٖ وَجَمَالِهٖ ○ وَجَلَالِهٖ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى ○ رَيْقُ الْكِرَامِ وَ نُخْبَةُ الْاَعْيَانِ

هُوَ فَخْرُ كُلِّ مُطَهَّرٍ وَ مُقَدَّسٍ ○ وَبِهٖ يُبَاهِى الْعَسْكَرُ الرُّوْحَانِى

اَلْفَيْتُهٗ بَحْرَ الْحَقَائِقِ وَالْهُدٰى ○ وَرَاَيْتُهٗ كَالدُّرِّ فِى اللَّمَعَانِ

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا ○ فِىْ هٰذِهِ الدُّنْيَا وَ بَعْثٍ ثَانِ

يَا سَيِّدِىْ قَدْ جِئْتُ بَابَكَ لَاهِفًا ○ وَالْقَوْمُ بِالْاِكْفَارِ قَدْ اٰذَانِى

اُنْظُرْ اِلَىَّ بِرَحْمَةٍ وَ تَحَنُّنٍ ○ يَا سَيِّدِىْ اَنَا اَحْقَرُ الْغِلْمَانِ

جِسْمِىْ يَطِيْرُ اِلَيْكَ مِنْ شَوْقٍ عَلَا ○ يَا لَيْتَ كَانَتْ قُوَّةُ الطَّيَرَانِ

ترجمہ: اس نوجوان یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال کے کیا کہنے اسکی خوشبو ریحان کی مانند دل کو شیفتہ کر لیتی ہے۔
اس کے چہرے سے خدا کا چہرہ نظر آتا ہے اور اس کے کام اسی شان کے ساتھ چمکتے ہیں۔
وہ اپنے کمال، جمال اور جلال اور سیراب دل کے ساتھ تمام مخلوقات سے فوقیت لے گیا ہے۔
بیشک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مخلوقات میں سے بہتر وجود، معزز لوگوں کی رُوح و قوت اور بڑے لوگوں میں سے چیدہ فرد ہیں
آپ ہر مطہر و مقدس کا فخر ہیں اور روحانی لشکر آپ کی ذات گرامی پر نازاں ہیں۔
مَیں نے آپکو حقائق و ہدایت کا سمندر پایا ہے اور چمک میں موتی کی مانند۔
اے میرے رب تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس دنیا اور دُوسرے عالم میں بھی درود بھیج۔
اے میرے آقا میں آپ کے دروازے پر افسوس کرتے ہوتے حاضر ہوا ہوں اسلیے کہ قوم نے مجھے کافر کہکر سخت ایذا پہنچائی ہے
میری طرف نظر رحمت و شفقت سے دیکھئے میرے آقا میں آپ کا ایک ناچیز غلام ہوں۔
میرا جسم آپ کے عشق میں بلندی کی طرف اڑا جاتا ہے کاش مجھے قوت پرواز عطا کی جاتی۔

# لَهٗ رُتْبَةٌ فِيْهِ الْمَدَائِحُ تُحْصَرُ

فَطُوْبٰى لِمَنْ صَافٰى صِرَاطَ مُحَمَّدٍ ○ وَكَمِثْلِ هٰذَا النُّوْرِ مَا بَانَ نَيِّرُ

وَفِيْ كُلِّ اَقْوَامٍ ظَلَامٌ مُدَمِّرٌ ○ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَدْرٌ مُنَوِّرُ

وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ مُهْجَةُ مُهْجَتِيْ ○ وَمِنْ ذِكْرِهِ الْاَحْلٰى كَاَنِّيْ مُثْمِرُ

فَدَعْ كُلَّ مَلْفُوْظٍ بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ ○ وَقَلِّدْ رَسُوْلَ اللّٰهِ تَنْجُ وَتُغْفَرُ

وَلَيْسَ طَرِيْقُ الْهُدٰى اِلَّا اتِّبَاعَهٗ ○ وَمَنْ قَالَ قَوْلًا غَيْرَهٗ فَيُتَبَّرُ

وَيَبْقٰى اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ دِيْنُهٗ ○ لَهٗ مِلَّةٌ بَيْضَاءُ لَا تَتَغَيَّرُ

لَهٗ دَرَجَاتٌ لَا شَرِيْكَ لَهٗ بِهَا ○ لَهٗ فَيْضُ خَيْرٍ لَا تُضَاهِيْهِ اَبْحُرُ

اَلَا مَا هَرَفْنَا فِيْ ثَنَاءِ رَسُوْلِنَا ○ لَهٗ رُتْبَةٌ فِيْهِ الْمَدَائِحُ تُحْصَرُ

لَهٗ رُتْبَةٌ فِي الْاَنْبِيَاءِ رَفِيْعَةٌ ○ فَطُوْبٰى لِقَوْمٍ طَاوَعُوْهُ وَخَيَّرُوْا

فِدًى لَّكَ رُوْحِيْ يَا حَبِيْبِيْ وَسَيِّدِيْ ○ فِدًى لَّكَ رُوْحِيْ اَنْتَ وَرْدٌ مُنَضَّرُ

وَيَعْجِزُ عَنْ تَحْمِيْدِ حُسْنِكَ مُؤْمِنٌ ○ فَكَيْفَ مُحَمِّدُكَ الَّذِيْ هُوَ يُكْفَرُ

ترجمہ: مبارک ہو اس کو جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رستہ کو پسند کیا، اس نور کی مانند کوئی سورج ظاہر نہیں ہوا۔
ہر قوم میں برباد کر دینے والی تاریکی چھاتی ہوتی ہے اور یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود روشنی دینوالا ماہ چہار دہم ہے
یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری جان کی جان ہیں اور میں آپ کے شیریں ذکر سے ثمردار ہوں۔
پس تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے سوا ہر بات کو ترک کر دے اور آپ کی پیروی کر تو نجات پا جائیگا اور بخشا جائیگا۔
آپ کی اتباع کے سوا اور کوئی رستہ ہدایت کا نہیں اور جس نے اس کے خلاف کہا وہ ہلاک ہو جائیگا۔
آپ کا دین قیامت تک رہیگا اور ملتِ بیضا کبھی تغیر آشنا نہ ہوگی۔
آپ کے بلند درجات ہیں آپ کا کوئی شریک نہیں اور آپکے افاضۂ خیر کی سمندر بھی برابری نہیں کر سکتا۔
سنو! ہم نے اپنے رسول کی تعریف میں مبالغہ سے کام نہیں لیا آپکا مقام اتنا بلند ہے کہ تمام مدح ختم ہو جاتی ہے۔
انبیاء میں آپکا رتبہ بلند ہے پس وہ قوم مبارک ہے جس نے آپ کو اطاعت کے لیے پسند کیا۔
میرے آقا میری روح آپ پر فدا ہو میری جان آپ پر قربان ہو، آپ تو تازہ گلاب ہیں۔
آپ کے حسن و جمال کی تعریف سے تو ایک مومن بھی عاجز ہے پھر وہ شخص کیسے آپکی تعریف کر سکتا ہے جسے کافر قرار دیا گیا ہے۔

إِنَّ إِمَامِي سَيِّدُ الرُّسْلِ أَحْمَدُ — رَضِينَاهُ مَتْبُوعًا وَرَبِّي يَنْظُرُ
وَلَا شَكَّ أَنَّ مُحَمَّدًا شَمْسُ الْهُدَى — إِلَيْهِ رَغِبْنَا مُؤْمِنِينَ فَنَشْكُرُ
لَهُ دَرَجَاتٌ فَوْقَ كُلِّ مَدَارِجٍ — لَهُ لَمَعَاتٌ لَا يَلِيهَا تَصَوُّرُ
أَبَعْدَ نَبِيِّ اللهِ شَيْءٌ يَرُوقُنِي — أَبَعْدَ رَسُولِ اللهِ وَجْهٌ مُنَوَّرُ
عَلَيْكَ سَلَامُ اللهِ يَا مَرْجِعَ الْوَرَى — لِكُلِّ ظَلَامٍ نُورُ وَجْهِكَ نَيِّرُ
مَدَحْتُ إِمَامَ الْأَنْبِيَاءِ وَإِنَّهُ — لَأَرْفَعُ مِنْ مَدْحِي وَأَعْلَى وَأَكْبَرُ
دَعُوا كُلَّ فَخْرٍ لِلنَّبِيِّ مُحَمَّدٍ — أَمَامَ جَلَالَةِ شَأْنِهِ الشَّمْسُ أَحْقَرُ
وَوَاللهِ إِنِّي قَدْ تَبِعْتُ مُحَمَّدًا — وَفِي كُلِّ آنٍ مِنْ سَنَاهُ أُنَوَّرُ
وَلِدِينِهِ فِي جَذْرِ قَلْبِي لَوْعَةٌ — وَإِنَّ بَيَانِي عَنْ جَنَانِي يُخْبِرُ

(کرامات الصادقین)

میرے امام و پیشوا احمد صلے اللہ علیہ وسلم سرتاج انبیاء ہیں ہم نے انہیں بطور متبوع پسند کرلیا ہے اور میرا رب اسکا شاہد ہے۔
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم آفتاب ہدایت ہیں۔ ہم مومن ہو کر آپ کی طرف راغب ہیں اور شکر کرتے ہیں۔
آپ کو بلند تر درجات حاصل ہیں اور آپ کے انوار تصور سے بھی بالاتر ہیں۔
کیا آپ کے بعد کوئی چیز میرے دل کو بھا سکتی ہے کیا آپ کے بعد کوئی روشن چہرہ ہے۔
اے مرجع خلائق آپ پر اللہ کی سلامتی ہو ہر قسم کی تاریکی کے لیے آپ کے چہرے کا نور سورج ہے۔
مَیں نے امام انبیاء کی مدح کی ہے مگر آپ میری مدح و ستائش سے بہت بالا ہیں۔
ہر فخر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے چھوڑ دو اس کی جلالت شان کے آگے سورج بھی حقیر ترین ہے۔
بخدا میں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی ہے اور ہر لحظہ میں آپ کے نور سے فیضیاب ہوتا ہوں۔
میرے دل میں آپ کے دین کے لیے ایک سوزش ہے اور میرا بیان میری دلی کیفیات کا آئینہ دار ہے۔

# یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا

یَا قَلْبِیَ اذْکُرْ اَحْمَدَا  عَیْنَ الْھُدٰی مُفْنِیْ الْعِدَا
بَرًّا کَرِیْمًا مُحْسِنًا  بَحْرَ الْعَطَایَا وَالْجَدَا
بَدْرٌ مُنِیْرٌ زَاھِرٌ  فِیْ کُلِّ وَصْفٍ حُمِّدَا
اُطْلُبْ نَظِیْرَ کَمَالِہٖ  فَسَتَنْدَمَنَّ مُلَدَّدًا
نُوْرٌ مِّنَ اللّٰہِ الَّذِیْ  اَحْیَا الْعُلُوْمَ تَجَدُّدًا
اَلْمُصْطَفٰی وَالْمُجْتَبٰی  وَالْمُقْتَدٰی وَالْمُجْتَدٰی
ھُوَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ الَّتِیْ  تُعْطِیْ نَعِیْمًا مُّخَلَّدًا

(کرامات الصادقین)

ترجمہ:۔ اے میرے دل احمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کر جو سرچشمۂ ہدایت اور دشمنوں کو فنا کرنیوالے ہیں۔
وہ نیک، کریم اور محسن ہیں اور بخشش اور سخاوت کے سمندر ہیں۔
وہ چودھویں رات کے روشن چاند ہیں اور ہر بات میں قابلِ تعریف ہیں۔
اگر تو آپ کے کمال کی نظیر طلب کرے تو حیران و سرگرداں ہو کر نادم ہو گا۔
آپ اللہ تعالیٰ کے نور ہیں جنھوں نے علوم کو جدید پیرایہ میں زندہ کیا ہے۔
آپ مصطفٰے، مجتبےٰ اور مقتدا ہیں اور آپ سے بخشش طلب کی جاتی ہے۔
آپ ایسی لیلۃ القدر ہیں جو ہمیں دائمی نعمتوں سے سرفراز کرتی ہے۔

# عقائد

"مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میرا عقیدہ ہے"

# حضرت مسیح موعود کا عقیدہ

۱

مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے میں اپنے اس بیان کی صحت پر اس قدر قسمیں کھاتا ہوں جس قدر خدا تعالیٰ کے پاک نام ہیں اور جس قدر قرآن کریم کے حرف ہیں اور جس قدر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تعالیٰ کے نزدیک کمالات ہیں کوئی عقیدہ میرا اللہ اور رسول کے فرمودہ کے برخلاف نہیں اور جو کوئی ایسا خیال کرتا ہے خود اس کی غلط فہمی ہے اور جو شخص مجھے اب بھی کافر سمجھتا ہے اور تکفیر سے باز نہیں آتا وہ یقیناً یاد رکھے کہ مرنے کے بعد اس کو پوچھا جائے گا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جاتے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا۔

(کرامات الصادقین، صہ ۲۵)

۲

اور ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب اور جنت حق اور جہنم حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے اور ہم اپنی

جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں اور تمام انبیا اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالےٰ اور اس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے اور جو شخص مخالف اس مذہب کے کوئی اور الزام ہم پر لگاتا ہے وہ تقوےٰ اور دیانت کو چھوڑ کر ہم پر افترا کرتا ہے اور قیامت میں ہمارا اس پر یہ دعویٰ ہے کہ کب اس نے ہمارا سینہ چاک کر کے دیکھا کہ ہم باوجود ہمارے اس قول کے دل سے ان اقوال کے مخالف ہیں الا لعنۃ اللہ علے الکاذبین المفترین۔

(ایام الصلح صفحہ ۸۶-۸۷)

(۳)

خدا تعالےٰ جانتا ہے کہ مَیں مُسلمان ہوں اور اُن سب عقائد پر ایمان رکھتا ہوں جو اہلسنت والجماعت مانتے ہیں اور کلمہ طیّبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا قائل ہوں اور قبلہ کی طرف نماز پڑھتا ہوں۔

(آسمانی فیصلہ صـــ۳)

(۴)

لَا دِینَ لَنَا اِلَّا دِینُ الْاِسْلَامِ وَلَا کِتَابَ لَنَا اِلَّا الْفُرْقَانُ کِتَابُ اللّٰهِ الْعَلَّامِ لَا نَبِیَّ لَنَا اِلَّا مُحَمَّدٌ خَاتَمُ النَّبِیِّینَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ وَجَعَلَ اَعْدَاءَهٗ مِنَ الْمَلْعُوْنِیْنَ۔

(انجام آتھم، صـــ۱۴۳)

**ترجمہ:** دین اسلام کے سوا ہمارا کوئی دین نہیں اور قرآن کے سوا ہماری کوئی کتاب نہیں جو خدائے علّام کی کتاب ہے اور محمد خاتم النبیّین صلے اللہ علیہ وسلّم کے سوا ہمارا کوئی رسول نہیں اللہ تعالیٰ آپ پر برکات نازل فرمائے اور آپ کے دشمن لعنت کے مستحق ہوں۔

(۵)

ہم کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر دل و جان سے یقین رکھتے تھے قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی سچّی اور کامل کتاب سمجھتے تھے اور سچے دل سے خاتم الکتب جانتے تھے اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو سچے دل سے خاتم النبیّین سمجھتے تھے وہی نمازیں تھیں وہی قبلہ تھا اسی طرح سے ماہ رمضان کے روزے رکھتے تھے حج اور زکوٰۃ میں بھی کوئی فرق نہ تھا پھر معلوم نہیں کہ وہ کون سے وجوہات ہیں جن کے سبب سے ہمیں یہود و نصاریٰ سے بدتر ٹھہرایا گیا۔

(الحکم، ۶ جنوری ۱۹۰۸ء)

○

# غیرتِ عشق

”ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صُلح کر سکتے ہیں لیکن اُن لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں۔“

(۱)

جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہو کر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے ہیں اور آں جناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بد زبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیونکر صلح کریں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کر سکتے ہیں لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کر سکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں خدا ہمیں اسلام پر موت دے ہم ایسا کام نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے۔ (پیغام صلح صـ۳۰)

(۲)

اگر یہ لوگ ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے قتل کرتے اور ہمارے جانی اور دلی عزیزوں کو جو دُنیا کے عزیز ہیں ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتے اور ہمیں بڑی ذلت سے جان سے مارتے اور ہمارے تمام اموال پر قبضہ کر لیتے تو واللہ ثم واللہ ہمیں رنج نہ ہوتا اور اس قدر کبھی دل نہ دُکھتا جو ان گالیوں اور اس توہین سے جو ہمارے رسول کریم کی کی گئی دُکھا۔ (آئینہ کمالات اسلام صـ۵۲)

(۳)

وَمَا اٰذَى قَلْبِيْ شَيْءٌ كَاسْتِهْزَاءِهِمْ فِيْ شَانِ الْمُصْطَفٰى وَجَرْحِهِمْ فِيْ عِرْضِ خَيْرِ الْوَرٰى وَوَاللهِ لَوْ قُتِلَتْ جَمِيْعُ صِبْيَانِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَحْفَادِيْ بِاَعْيُنِيْ وَقُطِّعَتْ اَيْدِيْ وَاَرْجُلِيْ وَاُخْرِجَتِ الْحَدَقَةُ مِنْ عَيْنِيْ وَاُبْعِدْتُ مِنْ كُلِّ مُرَادِيْ وَاٰذِيْ وَاٰنِيْ مَا كَانَ عَلَيَّ اَشَقَّ مِنْ ذٰلِكَ۔ (آئینہ کمالات اسلام صـ۱۵)

ترجمہ: اور میرے دل کو کسی چیز نے اس قدر تکلیف نہیں دی جسقدر ان کے استہزا اور ہتک عزت نے جو وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں خدا کی قسم اگر میری تمام اولاد میری آنکھوں کے سامنے ذبح کر

دی جاتی اور میرے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے جاتے اور میری آنکھیں نکال دی جاتیں اور میں اپنی تمام مرادوں سے نامراد اور ہر قسم کے آرام و آسائش سے بے نصیب کیا جاتا تب بھی یہ بات مجھ پر زیادہ شاق نہ گزرتی۔

○